بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

فی پرچہ ۱؍

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ "

سہ ماہی ۷ "

ماہوار ۲½ "

بروز جمعۃ المبارک

۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۷۰ ھجری

جلد ۳۹/۵ | ۲ امان ۱۳۳۰ ہش | ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۵۱

اخبار احمدیہ

ناصر آباد ۲۵ فروری:۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام جسم میں درد ہیں۔ گردہ میں بھی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ناصر آباد فروری:۔ آج حضور صبح دس بجے کے قریب فصلوں کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

لاہور یکم مارچ۔ مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے سابق مبلغ امریکہ تاحال بیمار ہیں۔ احباب موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

آئندہ بکری ٹیکس صرف ایک ہی مرحلے پر لیا جایا کریگا۔ وزیر خزانہ پاکستان کا انکشاف

لاہور یکم مارچ۔ آج پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل مسٹر غلام محمد نے تاجروں کے ایک وفد سے ملاقات کے بعد بتایا۔ کہ حکومت نے بکری ٹیکس کی سفارشات میں سے یہ بات منظور کر لی ہے۔ کہ بکری ٹیکس مختلف مرحلوں پر لینے کی بجائے آئندہ کے لئے صرف ایک ہی مرحلہ پر لیا جایا کرے گا۔ آپ نے وفد کو بتایا کہ کمیٹی کی دوسری سفارشات پر بھی ہمدردانہ غور ہو رہا ہے آپ نے بتایا۔ کہ اس اقدام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک موزوں قانون بنانا ہوگا۔ بعض ضروری انتظامی تبدیلیاں بھی کرنا پڑیں گی۔ جونہی یہ قانون بن جائے گا۔ یہ تبدیلی قانونی طور پر معرض وجود میں آجائے گی۔ اس نئے قانون میں نفاذ کے آخری تاریخ کا تعین بھی کر دیا جائے گا۔ باقی سفارشات کے سلسلے میں آپ نے بتایا کہ حکومت کی پالیسی میری بجٹ تقریر میں واضح ہو جائے گی۔ جو مارچ کے آخری ہفتہ میں ہوگی۔

مسئلہ کشمیر پر بحث شروع

لیک سکیس یکم مارچ:۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں آج مسئلہ کشمیر پر بحث ہوگی۔ اور سب سے پہلے ہندوستانی مندوب مسٹر بی۔ این۔ راؤ برطانیہ اور امریکہ کے مشترکہ قرارداد کے متعلق اپنی حکومت کے رویے کی وضاحت کریں گے

برطانیہ اور امریکہ نے ہندوستان سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ پاکستان کو یقین دلائے۔ کہ وہ شیخ عبد اللہ کی مجوزہ نام نہاد مجلس دستور ساز کے قیام کے سلسلے میں کوئی کسی قسم کی حمایت نہیں کرے گا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ مسٹر راؤ اپنی تقریر میں اس بات کا جواب بھی دینگے

روس بھی حصہ لیگا

لیک سکیس یکم مارچ۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق سلامتی کونسل کے مسئلہ کشمیر سے متعلقہ آج کی بحث میں روس بھی حصہ لے گا۔ یاد رہے کہ آج تک کشمیر سے متعلقہ کسی بحث میں بھی روس نے کوئی اہم حصہ نہیں لیا۔

ڈیموکریٹک یونین کا مطالبہ

نئی دہلی یکم مارچ:۔ کشمیر ڈیموکریٹک یونین کی مجلس عاملہ نے ایک ریزولیوشن کے ذریعے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ برطانیہ امریکہ کو اپنی قرارداد میں مناسب ترمیم کرنے پر زور دے۔ کیونکہ تفصیلی بحث مدت ہوئی ہو چکی ہے۔ اب صرف فوجیں ہٹانے کا معاملہ باقی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ جلد سے جلد آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے لئے انتظامات کی جائے۔

سرحد اسمبلی ۱۹۵۳ء تک رہیگی
اسپیکر کا رولنگ

پشاور یکم مارچ:۔ آج جونہی سرحد کی مجلس قانون ساز کا اجلاس شروع ہوا۔ اسمبلی کے صدر نواب زادہ اللہ نواز خان نے رولنگ دیا کہ موجودہ ایوان کو ۱۹۵۳ء سے پہلے پہلے کسی صورت میں نہیں توڑا جا سکتا۔ اور ایوان کی قیام کی مدت ۱۹۴۶ء کی بجائے ۱۵ مارچ ۴۷ء سے شمار ہوگی۔ جب کہ قیام پاکستان کے بعد پہلی دفعہ مجلس کا پہلا اجلاس ہوا۔ آپ نے حکومت سرحد سے کہا کہ وہ اُن کے رولنگ کے بارے میں پاکستان کی عدالت عالیہ سے استصواب کر دیکھے۔

لاہور یکم مارچ آج یہاں ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کا اجلاس ہوا۔ جس میں سیلابوں کی روک تھام کے مسئلے پر غور کیا گیا۔ دو رپورٹیں پیش ہوئیں۔

قاہرہ یکم مارچ:۔ عرب ممالک نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر مراکش کے متعلق فرانس کا موجودہ رویہ جاری رہا۔ تو عرب ممالک فرانس سے اپنے سفارتی ارکان کو واپس بلا لیں گے۔ یاد رہے فرانسیسی وزیر خارجہ نے کہا ہے۔ کہ مراکش کے ساتھ بیرونی ممالک کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

احتجاج

قاہرہ یکم مارچ۔ کل شام مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد صلاح الدین نے فرانسیسی سفیر کو طلب کر کے ایک یادداشت اُن کے حوالے کی جس میں مراکش کے حالیہ واقعات پر اظہار نفرت و احتجاج کیا گیا ہے۔

سرحد کے بجٹ پر ایک نظر

پشاور یکم فروری۔ صوبہ سرحد کے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں پن بجلی اور آبپاشی کی سکیموں پر خرچ کرنے کے لئے بڑی بڑی رقوم رکھی گئی ہیں۔ نئے ٹیکس برائے نام ہیں۔ مالیہ زمین کا اضافہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور غیر منقولہ جائداد پر شہری ٹیکسوں میں کمی کر دی گئی ہے۔ نئے مالی بجٹ میں مالاکنڈ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے لئے ۴۸ لاکھ روپے۔ درگئی پن بجلی کی سکیم کے لئے ۴۸ لاکھ روپے اور وارسک پروجیکٹ کے لئے ۹۳ لاکھ ۵۴ ہزار کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ نیز آبپاشی کو ترقی دینے کی سکیموں کے لئے ۲۸ لاکھ ۶۵ ہزار اور سڑکوں اور گنے کی کاشت کی توسیع کے لئے ۶ لاکھ ۸۵ ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان تمام توسیعی سکیموں کے لئے کل ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ ۳۴ ہزار کی رقم رکھی گئی ہے۔

ویٹ نامی باغیوں کا حشر

سائیگون یکم مارچ:۔ فرانسیسی اعلان کے مطابق گذشتہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ۶۳ باغی ویت نامی ہلاک ۲۶ زخمی اور ۶۵ گرفتار کر لئے گئے۔ یہ نتائج فرانسیسی فوج کے اُس جارحانہ اقدام کے سلسلے میں ہیں۔ جو اس نے ساحل انام کے ساتھ ساتھ انگوہی کے علاقے پر شروع کیا ہے۔

پیرس یکم مارچ:۔ کل رات فرانسیسی حکومت انتخابی اصلاحات کے سوال پر مستعفی ہو گئی۔ یہ وزارت نازی فرانس کے بعد تیرھویں وزارت تھی۔ جو ساتھ ماہ کے بعد مستعفی ہو گئی۔

صوبہ سرحد کا بجٹ

پشاور یکم مارچ:۔ آج صوبہ سرحد کی مجلس قانون ساز میں صوبہ سرحد کے آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش ہوا۔ اس میں ۶ لاکھ ۶۶ ہزار کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔

نزدیک و دور سے

قاہرہ یکم مارچ:۔ مصر کے ایک مذہبی رہنما شیخ الفقوی نے حکومت سے جمعہ کے دن قاہرہ کی سڑکوں پر ایک احتجاجی جلوس نکالنے کی اجازت طلب کی۔ جس میں عورتوں کو رائے حق دہندگی دیے جانے کی بڑھتی ہوئی تحریک کی مخالفت کی جائے گی۔ (رائٹر)

واشنگٹن یکم مارچ:۔ گشتی سفیر ڈلز نے صلحنامہ کی مجوزہ شرائط سے متعلقہ اپنی رپورٹ میں جاپان کو جہاز اور کپڑا بنانے کی پوری آزادی دیے جانے کی سفارش کی ہے۔ تاکہ یہ ملک امریکہ پر بوجھ نہ بنا رہے۔ اور نہ ہی اپنی اقتصادی مشکلات کے حل کے لئے اشتراکی اقوام کی طرف بھی رجوع کرنے کی ضرورت ہی محسوس کرے (رائٹر)

لنڈن یکم مارچ۔ برطانیہ کی وزارت خوراک اس سال ملک کے مختلف حصوں میں ۷ کروڑ ۲۵ لاکھ کے صرف سے غذا کے خفیہ ذخیرے قائم کرے گی۔ (رائٹر)

کیپ ٹاؤن یکم مارچ:۔ افریقی ہوائی کے وزیر نے ایک ایسے قانون کے منظور کرانے کی دھمکی دی ہے۔ جس کی رو سے کھیتوں میں ضرورت سے زیادہ افریقیوں کی موجودگی روکی جا سکے گی (اے۔ ایم)

یکم مارچ:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈونیشیا عمان میں جلد ہی ایک لیگیشن قائم کرنے والا ہے۔ عراق میں انڈونیشی وزیر مختار ہی اردن میں ملک کی نمائندگی کریں گے۔ (رائٹر)

سڈنی یکم مارچ:۔ بحر الکاہل میں جنگ کے بعد دولت مشترکہ کی بحری طاقت کا جو سب سے بڑا مظاہرہ ہے۔ اس میں پاکستان برطانیہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے جنگی جہاز بحری مشقیں کریں گے۔

ووٹ سردار محمد ظفر اللہ کو دیئے جائینگے

لاہور یکم مارچ:۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ نیلا گنبد (لاہور) نے مندرجہ ذیل اطلاع بغرض اشاعت بھجوائی ہے۔

"جماعت احمدیہ حلقہ نیلا گنبد نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے ووٹ مسلم لیگ کے اُمیدوار سردار محمد ظفر اللہ ایڈووکیٹ کو دیئے جائیں گے۔"

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ بیڈن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن الدین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

کیا یہ قائدِ اعظم پر حملہ نہیں ہے؟

از مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی لاہور

اے لوگو کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے

چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے امریکہ کے صدر ٹرومین سے ملاقات کی۔ وقتِ ملاقات جیسا عام دنیاوی دستور ہے ان کی خدمت میں ایک تحفہ بھی پیش کیا۔ چودھری صاحب نے صدر ٹرومین سے ایک اسلامی حکومت کے مسلمان وزیر خارجہ کی حیثیت سے ملاقات کی تھی۔ اور اسی مناسبت سے ان کو تحفہ کا انتخاب بھی کرنا تھا چنانچہ ان کی نظر بھی ایسی ہی چیز پر پڑی جس کی وجہ سے پاکستان اغیار کی نظروں میں بلند تو ہو گیا۔ دنیا ایک دفعہ سمجھ گئی کہ پاکستان ایک خالص اسلامی ریاست ہے۔ انہوں نے وہ کیا جو ہر مسلمان کو بحیثیت ایک سچے مسلمان کے ایسے موقعہ پر کرنا چاہیئے تھا۔ یہ تحفہ کیا تھا؟...... "قرآن کریم کی تفسیر کے انگریزی ترجمہ کی ایک جلد"۔ چودھری صاحب نے قرآن کریم صدر ٹرومین کی خدمت میں پیش کر کے نہ صرف اپنے فنا فی الاسلام ہونے کا ثبوت دیا بلکہ پاکستان کے مسلمانوں کا سر دنیا کے تمام اسلامی ممالک کے باشندوں سے اونچا کر دیا۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ پاکستان کے مسلمان اس پر فخر کرتے کہ ان کے وزیر خارجہ نے مادیت کے سب سے بڑے پرستار ملک میں جا کر ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ دکھایا۔ یقیناً سنجیدہ طبقے نے ایسا ہی کیا ہو گا۔ لیکن وہ لوگ جو مخالفت صرف مخالفت کیلئے اور اپنی ذاتی اغراض کے لئے کرتے ہیں انکو یہ بات کھٹکی انہیں جب اپنے اقتدار پر ایک ضرب لگتی دکھائی دی تو بغض اور کینہ میں یہ بھی بھول گئے کہ وہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور قلم اٹھاتے وقت کم از کم اس بات کا تو لحاظ رکھ لیں۔ انہوں نے پرواہ نہ کیا۔ ہاں یہ بات ضرور پایۂ ثبوت تک پہنچا دی کہ ان کو خدا تعالےٰ اور قرآن کریم سے محبت تو کجا... اعتقاد۔ نہیں نہیں... بلکہ خفیف سا تعلق بھی نہیں۔ چنانچہ "آزاد" ۲۲ فروری ۱۹۵۱ء نے مرتضیٰ احمد خاں میکش کا ایک مضمون مغربی پاکستان سے نقل کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"پاکستان کے مرزائی افسر اور ملازم اپنے دین کی تبلیغ کے لئے اپنے بلند مناصب کا ناجائز استعمال کرتے ہیں اور اس امر واقعہ کی سب سے زیادہ چمکتی ہوئی مثال پاکستان کا وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں اپنے عمل اور کردار سے پیش کر رہا ہے۔ ہماری اس تحریر کی روشنائی ابھی خشک نہ ہونے پائی تھی کہ رائٹر کی خبر رساں ایجنسی نے پاکستان کے اس مرزائی وزیر خارجہ کی ایک تبلیغی حرکت کی تازہ اطلاع چار دانگ عالم میں نشر کر دی اور بتایا کہ ظفر اللہ خاں قادیانی نے تفسیر قرآن کے انگریزی ترجمے کی دوسری جلد امریکہ کے صدر ٹرومین کی خدمت میں پیش کی اور نمائندگان جرائد کو بتایا کہ پہلی جلد اس نے پچھلے سال پیش کی تھی جبکہ اسے وائٹ ہاؤس میں آنے کا موقعہ ملا تھا۔ خبر میں اگرچہ یہ نہیں بتایا گیا کہ قرآن پاک کی کونسی تفسیر تھی جس کے انگریزی ترجمہ کی پہلی اور دوسری جلدیں پاکستان کے وزیر خارجہ نے صدر جمہوریت کی خدمت میں بطور ارمغان پیش کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ لیکن یہ جاننے کے لئے فکر کی قوتوں کو کچھ زیادہ زحمت دینے کی حاجت نہیں کہ چودھری صاحب نے اپنی جماعت کے امام مرزا بشیر الدین محمود کی تالیف کردہ تفسیر پیش کی ہو گی جسے قرآن کی تفسیر کہنے کی بجائے قرآن پاک کی تکذیب کہنا چاہیئے۔ مرزائیوں کے قادیانی اور لاہوری اماموں نے اور ان کے متنبی مرزا غلام احمد آنجہانی نے تاویلات عجیبہ و تحریفات غریبہ کے بل پر قرآن پاک کے مطالب و معانی کو جس حد تک مسخ کر دکھایا ہے۔ وہ ارباب علم و فضل سے مخفی نہیں؟

ہم اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرتے۔ قارئین خود سمجھ سکتے ہیں کہ یہ الفاظ وہ لوگ لکھ رہے ہیں جن کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت رائی برابر بھی نہیں۔ ہاں اس کی بجائے بغض احمدیت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کبھی تکلیف گوارا نہیں فرمائی کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے کبھی کوئی وقت لا دے سکیں۔ بزعم خود یہ سب کچھ پاکستان کی بھلائی اور بہبود کیلئے کیا جا رہا ہے۔ اس کی حمایت کے زرد میں ڈوب کر ہی یہ سب کچھ لکھا جا رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ نہیں۔ یہ سب کچھ تخریبی کارروائیاں ہیں۔ واضح رہے کہ یہ اسی ظفر اللہ خاں کے خلاف زہر اگلا جا رہا ہے۔ جس کو قائد اعظم نے قوم کے سب سے نازک لمحات کے لئے منتخب فرمایا۔

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جو اس وقت ظفر اللہ خاں پر گالیوں کے طومار باندھ رہے ہیں جو احمدیوں کو غدار کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو ہرگز یہ نہ چاہتے تھے کہ پاکستان بنے اور ملت اسلامیہ آرام سے اپنے ایک گھر میں بیٹھ سکے۔ ان ہی لوگوں نے قائد اعظم کی مخالفت میں زمین و آسمان ایک کر دیا۔ لیکن جب ان کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں ان کی خواہشات کے خلاف پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔ اس وقت یہ لوگ مصلحتاً خاموش ہو گئے۔ کیونکہ عوام اب ان کی سننے والے نہ تھے جب تک قائد اعظم زندہ رہے اس وقت تک ان کو اپنی من مانی کارروائیاں کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ لیکن ان کی وفات کے معاً بعد ان لوگوں نے اپنے سوچے سمجھے پروگراموں پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اور خود قائد اعظم پر کیچڑ اچھالنے لگے۔ اپنی ان حرکات سے وہ پاکستان میں انتشار پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس کی تھوڑی سی جھلک اسی مضمون میں میکش صاحب آگے چلکر دکھاتے ہیں۔

"اس خبر سے زیادہ روشن ثبوت اس امر کا اور کیا ہو سکتا ہے کہ چودھری ظفر اللہ خاں نے اس بلند منصب سے جو پاکستان کے کوتاہ اندیش حکمرانوں نے اسے دے رکھا ہے۔ ناروا فائدہ حاصل کرتے ہوئے اپنے پیر و مرشد کی تفسیر صدر امریکہ کو پیش کی۔ یعنی دین مرزائیت کی تبلیغ کے سلسلے میں ایک اہم قدم اٹھایا۔ اگر چودھری ظفر اللہ مرزائی مبلغ کی حیثیت سے امریکہ گیا ہوتا۔ اور مرزائیوں کا لٹریچر صدر امریکہ کی میز پر یا اس کی لائبریری میں پہنچاتا تو ہمیں اس پر اعتراض کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اس پوزیشن کو جو اسے وزیر خارجہ ہونے کی حیثیت سے حاصل ہے مرزائیوں کی خرافات کی نشر و اشاعت اور دین مرزائیت کی تبلیغ کے لئے استعمال کرنا یقیناً ایسی حرکت ہے جس کا نوٹس پاکستان کی حکومت اور اس کے عوام کو سختی سے لینا چاہیئے۔ لیکن یہاں تو ارباب حکومت اور جمہور مسلمین کی غفلت و بے حسی کا یہ عالم ہے کہ وہ روزِ روشن میں یہ سب کچھ دیکھتے ہیں اور ٹس سے مس نہیں ہوتے۔"

اب محلِ نظر یہ ہے کہ یہ بلند منصب چودھری صاحب کو کس نے دیا تھا؟ اس نے جو ہمارا بہت بڑا محسن تھا۔ وہ جس نے پاکستان حاصل کر کے مسلمان قوم کو ایک بڑی تباہی سے بچا لیا۔ اس نے جس کے خلوص اور جس کی نیت پر ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ قائد اعظم محمد علی جناح ہی ایسے "کوتاہ اندیش" حکمران تھے (بقول میکش صاحب) جنہوں نے "ملت سے غداری" کر کے ظفر اللہ خاں کو یہ بلند منصب سونپ دیا۔

قارئین سوچیں کیا یہ قائد اعظم پر جو سب پاکستانیوں کو محبوب تھے براہ راست گند اچھالنا نہیں۔ کیا یہ پاکستانیوں کے جذبات کو بے دردی سے ٹھیس پہنچانا نہیں۔ میکش صاحب نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ مزید ارشاد فرمایا ہے۔

"ان سب سے بڑھ کر چودھری ظفر اللہ خاں کی وہ حرکت بدرجہ غایت قابل اعتراض و مذمت تھی جبکہ اس نے فلسطین میں عربوں پر یہ ظاہر کرنے کی صریح کوشش کر دکھائی کہ وہ پاکستان کا وزیر خارجہ نہیں بلکہ مرزائیوں کے امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود کا ملازم و ایجنٹ ہے۔ اگر وہ چودھری ظفر اللہ خاں کو یو۔ این۔ او کے اجلاس میں عرب زاویۂ نگاہ کی حمایت کے لئے حاضر دیکھنے کے آرزومند ہیں تو انہیں چاہیئے کہ حکومت پاکستان کی بجائے مرزا بشیر الدین محمود سے اجازت حاصل کریں۔ چودھری ظفر اللہ خاں کی یہ حرکت حکومت پاکستان سے صریح بغاوت کے مترادف تھی۔ لیکن پاکستان کے ارباب حکومت کی غفلت اور بے حسی یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ انہوں نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔"

یہ غافل اور بے حس ارباب حکومت بھی قائد اعظم ہی تھے۔ جنہوں نے بجائے ظفر اللہ خاں کی اس حرکت پر سخت نوٹس لینے اور ان کو سخت ترین سزا دینے ان کی بغاوت اور غداری کی عبرتناک سزا کے یہ کیا کہ مسئلہ فلسطین پر اقوام متحدہ میں عرب زاویہ نگاہ کی زبردست حمایت کر چکنے کے بعد ان کے پاکستان واپس آنے پر بغیر کسی جھجک اور تامل کے مرکزی حکومت پاکستان کا نہایت اہم شعبہ یعنی وزارت خارجہ ان کے سپرد کر دیا۔

ان اقتباسات کو دیکھنے کے بعد روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ یہ لوگ جن کی خواہشوں کے خلاف پاکستان بنا اب اپنے ہندوستانی آقاؤں کے اشاروں پر پاکستان کے بھولے بھالے عوام کو اپنے دام میں پھنسا، خود قائد اعظم پر اس قسم کے شرمناک الزامات لگا کر نیز پاکستانیوں کے جذبات سے کھیلنے اور ملک میں انتشار پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا حکومت ان کی طرف کوئی توجہ کرے گی؟

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۱ء

پاکستان کا استحکام مسلم لیگ سے وابستہ ہے

پاکستان میں اس وقت مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے اصول ایسے ہیں۔ کہ جو تمام پاکستان کے رہنے والوں کے مفاد کو یکساں طور پر نشوونما دے سکتے ہیں۔ اور جو ملک وقوم کی بہبودی اور آئندہ ترقی کے ضامن ہو سکتے ہیں مسلم لیگ نے انہی اصولوں کی بناء پر پاکستان بنایا ہے۔ اور انہی اصولوں کی بناء پر اس کے استحکام کے لئے ایسی بنیادیں اٹھائی ہیں۔ کہ تمام مہذب اور ترقی یافتہ ملکوں کے سیاسی مبصرین نہ صرف قیام پاکستان کو ایک عظیم کارنامہ تصور کر رہے ہیں۔ بلکہ تین سال میں اسکی ہر قسم کی اس قدر ترقی کو دیکھ کر متحیر ہو رہے ہیں۔ ایک نوزائیدہ ملک کے لئے اقوام عالم میں ایسا شاندار مقام حاصل کر لینا واقعی متحیر کن ہے۔ اور متحیر ہونے والوں کی حیرت پر کوئی وجہ حیرت نہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ عظیم الشان کامیابی ایک بڑی حد تک ان مسلم لیگی رہنماؤں کی محنت اور کوششوں کا نتیجہ ہے جن کے ہاتھ میں اس وقت اقتدار کی باگ ڈور ہے۔ مگر ایک خاص حد تک اس کامیابی کا باعث وہ وسیع اصول ہی ہیں۔ جن پر مسلم لیگ کی تعمیر کی گئی ہے۔ بلکہ کہنا تو یہ چاہیئے۔ کہ یہی اصول ہیں جو دراصل اس تمام کامیابی کا راز ہیں۔ یہ اصول اتنے ہمہ گیر اور وسیع ہیں۔ کہ ان سے کسی فرد کسی مذہبی جماعت یا سیاسی گروہ کو اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ سوائے اس کے کہ ذاتیات کو بیچ میں گھسیٹ دیا جائے۔

اس وقت پنجاب میں انتخابات کے موسم کی آمد آمد کی وجہ سے بہت سی جماعتیں عجیب وغریب دعاوی لے کر حشرات الارض کی طرح پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن ایک غور کرنے والا انسان موازنہ کر کے خود معلوم کر سکتا ہے کہ ان جماعتوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا اصول لیکر کھڑی نہیں ہوئی۔ جو مسلم لیگ کے اصولوں میں پہلے ہی موجود نہ ہو۔ مسلم لیگ کے مقابلہ میں انتخابات لڑنے والی ایک ایک جماعت کا منشور اٹھا کر دیکھ لیں۔ آپ کو علم ہو جائے گا۔ کہ ان میں سے بعض نے تو محض مسلم لیگ کی باتوں کو دہرا دیا ہے۔ اور بعض ایسی ہیں۔ جنہوں نے صرف ایک ایک یا دو دو باتوں کو لے لیا ہے۔ اور امتیازی رنگ دینے کے لئے اس پر ہی سارا زور ڈال دیا ہے۔

اول الذکر جماعتوں کا کھوکھلا پن تو صاف ظاہر ہے۔ اور آسانی سے پتہ چل سکتا ہے کہ ان جماعتوں کے قیام کی وجہ کوئی اصول نہیں ہے۔ بلکہ محض ذاتیات ہیں۔

اور جو باتیں انہوں نے اپنے اپنے منشور میں بیان کی ہیں مسلم لیگ کے اندر رہ کر بھی ان کو جامۂ عمل پہنایا جا سکتا ہے۔ باقی رہیں وہ جماعتیں جنہوں نے صرف ایک یا دو باتیں مسلم لیگ سے لی ہیں۔ اور ان پر ہی سارا زور ڈال دیا ہے۔ تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ایسی جماعتیں ملکوں میں فتنہ وفساد کا باعث ہونے کے سوا کچھ بھی نہیں کرتیں۔ ایک ایک بات پر ڈیڑھ اینٹ کی مسجد تیار کرنے کی کوشش کرنا طوائف الملوکی کی تمہید ہے۔

اور ایسی جماعتوں کے کھڑا کرنے والوں کے قلت تدبر کا پتہ دیتی ہے ایسی الگ جماعتیں کھڑا کرنے والے تنگ نظر لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو اپنے نظریات کی صداقت پر پورا بھروسہ نہیں ہوتا۔ اور جو خیال کرتے ہیں۔ کہ صرف حکومت کے ڈنڈے سے ہی ایسے اصولوں کو ٹھونسا جا سکتا ہے۔ کھلی بحث میں دلائل سے منوایا یا قائل نہیں کیا جا سکتا۔

ملک کو اس وقت نہایت ٹھوس اور مضبوط وزارت کی ضرورت ہے۔ اس وقت تمام دنیا خاصکر مشرقی ممالک ایک عبوری دور سے گزر رہے ہیں۔ فضا نہایت اضطراب انگیز ہے۔ ایسے ماحول میں کوئی ملک اندرونی کشمکش کو کھل کھیلنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ خاصکر پاکستان کی نوزائیدہ مملکت تو اسکی قطعاً متحمل نہیں ہو سکتی۔ ذرا ذرا سی بات پر اور پھر وہ بھی ہوس اقتدار ذاتی اغراض اور ذاتی رنجشوں پر الگ الگ جماعتوں میں تقسیم ہو جانا ایک ایسا مرض ہے۔ کہ جسکا کا بڑی سے بڑی مملکت بھی متحمل نہیں ہو سکتی۔ جس ملک کے عوام میں سنجیدگی سے معاملات پر غور وفکر کی ابھی عادت نہ پیدا ہوئی ہو۔ اور اختلاف رائے اصولی بناء پر پرورش نہ پایا ہو۔ اور بیرونی حالات مخدوش ہوں۔ اس ملک میں محض عوام کے جذبات سے کھیل کر اور ان کو دور از قیاس امیدیں دلا کر پارٹی بازی کا کھڑاگ کرنے والے دراصل ملک وقوم کے بیرونی دشمنوں سے بھی زیادہ خطرناک دشمن ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں جو لوگ کسی مضبوط پارٹی کی حکومت کو گرانے کے لئے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آتے ہیں۔ انکی نیتوں کو بخیر نہیں کہا جا سکتا۔ وقت کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ اختلاف رائے کا اظہار نہایت ہمدردانہ طریق سے ہو۔ اور مشورہ نہایت سلجھے ہوئے طریق سے دیا جائے۔ نہ کہ حکومت کی جڑ اکھاڑنے کے لئے ہر جائز وناجائز طریق اختیار کیا جائے۔ اور صاحبان اقتدار کے فرضی نقائص بیان کر کر کے عوام کے جذبات کو ابھارا جائے۔ اور ملک میں بد امنی کی طرح ڈالی جائے۔

موجودہ تمام پارٹیوں میں سے جو مسلم لیگ کے مقابلہ میں کھڑی ہوئی ہیں ایک بھی اصولی بناء پر مسلم لیگ کی مخالفت نہیں کر رہی۔ اس لئے حزب مخالف اور اس قسم کی باتیں کر کر کے عوام کو محض غلط راستہ پر ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جن کاموں کے وعدے ان پارٹیوں کے زعماء کر رہے ہیں۔ مسلم لیگ کے اندر رہ کر بھی سر انجام دئیے جا سکتے ہیں۔ اگر ان لوگوں میں ان کاموں کی ہمت اور تدبر ہوتا۔ تو ایک مضبوط جماعت کو پارہ پارہ کرنے کے بغیر بھی وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ پھر ملک وقوم کی خدمت کرنے کا ذریعہ صرف حکومت ہی نہیں ہے۔ جو لوگ واقعی ملک وقوم کے بہی خواہ ہوتے ہیں۔ وہ ہر قدم پر خدمت کا ذریعہ نکال لیتے ہیں۔ دیکھنا چاہیئے کہ یہ جو مخالفین مسلم لیگ آج بڑے بڑے منشور لے کر اسکے عوض ووٹ خریدنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ان موسمی منشوروں کے ضمن میں اب تک کیا کام کر کے دکھایا ہے۔ انتخابات کے موسم میں تو ہر ایک کو بڑی دور دور کی سوجھ جاتی ہے اور رنگین و دلآویز تمنائیں ابھر آتی ہیں۔ مگر جب ان لوگوں کی گذشتہ زندگی کی کسوٹی پر انکو کسا جائے تو ضرور زر کم عیار ثابت ہوں۔ ہاں اب تک ان لوگوں نے سوا چند کے جو کام کیا ہے وہ تخریبی حیثیت ہی رکھتا ہے۔ یعنی مسلم لیگی حکومت کو جھوٹا پراپگنڈا کر کے زیادہ سے زیادہ کمزور کیا جائے۔ اور ان چند کا کام بھی صفر سے زیادہ نہیں۔ ہمیں یہ سوچنا ہوگا۔ کہ یہ لوگ جو مسلم لیگ سے ووٹ بٹانے کے لئے طرح طرح کے بہروپ بھر کر نکلے آئے ہیں۔ انہوں نے ملک وقوم کے لئے تعمیری کام کیا کیا ہے۔ ہر ایک ووٹر کا یہ پیدائشی حق ہے کہ انکا ہسٹری شیٹ معائنہ کرے۔ ہمارا مطلب کام سے ہے۔ فقط کھوکھلے بلند بانگ وعدوں سے نہیں۔ آج تو سب یہی کہتے ہیں کہ ہم کسانوں کے لئے یہ کریں گے۔ اور غریبوں کے لئے وہ کریں گے۔ پہلے یہ تو بتائیں کہ انہوں نے آج تک سوا نعرہ بازی کے کسانوں اور غریبوں کے لئے کیا کیا ہے۔

تو بیرون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس وقت مسلم لیگ کے سوا ایک بھی جماعت ایسی نہیں ہے۔ جو مضبوط اور ہر دلعزیز وزارت بنا سکے اور نہ یہ تمام مخالفین جماعتیں مل کر بنا سکتی ہیں۔ ان جماعتوں کا اندر جا کر بھی وہی تخریبی کام ہوگا تعمیری کام نہیں ہوگا۔ اور ہر پاکستان کا بہی خواہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایسے نازک دور میں تخریبی ذہنیت کو کسی حد تک بھی برسر اقتدار لانا ملک وقوم کے ساتھ پرلے درجہ کی دشمنی کے مترادف ہے۔ اس وقت یکجہتی اور اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ تخریبی عناصر تو کسی ملک کی زندگی میں کسی وقت بھی مستحسن نہیں سمجھے جا سکتے۔ مگر قوموں کے عبوری دور میں ایسے عناصر کا قلع قمع کرنا ملک کے ہر بہی خواہ کا خاص فرض ہو جاتا ہے چہ جائیکہ ان کو حکومتی اقتدار پر قابض ہونے کا ذرا سا بھی موقع دیا جائے۔

ایک مضبوط جماعت جو آگے ہی موجود ہے جس نے پہلے ایسا عظیم کارنامہ کر کے دکھایا کہ جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس بات کی بین دلیل ہے کہ نوزائیدہ جماعتوں کے مقابلہ میں جن میں سے بعض کی مختصر زندگی کا تاریخ بھی نہایت داغدار ہے۔ یہی حالات موجودہ میں ملک کے آئندہ استحکام کی بھی ضامن ہو سکتی ہے۔ ہمیں اس معاملہ میں نہایت سنجیدگی سے کام لینا ہوگا۔ محض بلند بانگ نعروں اور رنگین پر فریب امیدوں کے جال میں پھنس کر ملک کی تخریب کا باعث نہیں ہونا چاہیئے۔ مسلم لیگ ہی ایسی جماعت ہے جس پر پورا پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ محض بعض افراد کے نقائص کو لے کر جو بھی بیشتر مخالفین کے جھوٹے پراپیگنڈا کی وجہ سے یقیناً مبالغہ آمیز ہیں۔ ہمیں ایسے نازک وقت میں اسکے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور محض جذبات کی رو میں نہیں بہ جانا چاہیئے۔ اس وقت بھی مسلم لیگ ہی واحد قومی جماعت ہے جیسی کہ وہ پہلے تھی۔

دستور اساسی ۔۔۔۔۔ خدام الاحمدیہ

مجالس نمائندگان کے ناموں سے جلد اطلاع دیں

دستور اساسی خدام الاحمدیہ پر نظر ثانی کرنے کے لئے جو مختلف اضلاع اور صوبوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے اسکی اطلاع جملہ مجالس کو دی جا چکی ہے۔ اسکے مطابق ہر ضلع یا صوبہ کی مرکزی مجلس اپنے ضلع یا صوبہ کی جملہ مجالس سے مشورہ کر کے نمائندہ کا انتخاب کریں۔ اور دفتر مرکزیہ میں بھجوائیں تا سب کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا جا سکے چونکہ یہ دستور مستقل طور پر بنے گا۔ اسلئے نمائندگان کے انتخاب کے لئے اس امر کو مدنظر رکھا جائے۔ کہ وہ قانونی مشورہ دے سکیں۔ اسکے علاوہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ہر ایسی تجویز کے معین الفاظ سے اطلاع دیں۔ جو ان کے نزدیک قواعد میں رکھی جانی ضروری ہو۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ناسخ منسوخ اور علمائے سوء کی ذہنیت

جاہ پسند درباری علمائے سوء اسلامی تاریخ کے ہر زمانہ میں پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے اپنی وجاہت اور اقتدار کے لئے نہ صرف قرآن کریم کی پاک آیات کی حسب منشا خود تاویلیں کی ہیں۔ بلکہ قرآن کریم کا ایک بہت بڑا حصہ سرے سے منسوخ ہی قرار دے دیا۔ پھر ایسے علماء کے لئے تو یہ بہت ہی آسان بات تھی۔ کہ بعض نامکمل روایات سے اپنے من مانے معانی پیدا کر لیتے۔ اور جو موضوع روایات ان کے مطلب یا ڈھب کی ہوں ان کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیتے۔ روایات میں جو گنجائش ہے ہو رہی ہے۔ یہ بات عجیب ہے کہ باوجودیکہ یہ علماء ایک طرف قرآن کریم کو اللہ تعالٰے کا آخری پیغام بتاتے آئے ہیں۔ اور دوسری طرف اسی اللہ تعالٰے کے آخری کلام کی کم و بیش ۵۰۰ آیات بینات کو بعض دوسری آیات سے اور بعض اوقات روایات سے منسوخ قرار دیتے رہے ہیں۔

قرآن کریم کی جو آیات منسوخ قرار دی گئیں۔ ان میں سے سب سے بڑی تعداد ان آیات کی ہے۔ جن میں رواداری اور آزادیٔ ضمیر کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ ایسی تمام آیات منسوخ سمجھی گئیں۔ جن میں اللہ تعالٰے نے دین میں جبر و اکراہ سے باز رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس طرح ان علماء نے دو ایسے کاری ہتھیار اسلامی شریعت میں سے اپنے لئے تیار کر لئے کہ جن سے وہ ایک طرف تو علمائے حق کا قلع قمع کر سکیں اور دوسری طرف اپنے آقایان ولی نعمت کی خواہشات اور جوع الارض کے لئے جواز نکال سکیں۔ یہ دو کاری ہتھیار قتل مرتد کا خود ساختہ مسئلہ اور جہاد بالسیف کا من گھڑت اور غلط تصور ہے۔ یہ آخری غلط تصور موجودہ علمائے سوء کی توجیہات کے مطابق یہ ہے کہ تلوار کے ذریعہ باطل نظاموں کو مٹا کر اسلامی نظام قائم کرنا بھی جہاد ہے۔ اسی طرح دراصل جہاد بالسیف کے مسئلہ کو موجودہ سیاسی علماء نے اشتراکی نظریہ کے مطابق کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

قرآن کریم میں ان دو مسائل کی صاف صاف لفظوں میں تردید موجود ہے۔ اس لئے ان علماء کو خود قرآن کریم کی ایک آیت سے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے ان علمائے دین کی اصطلاح میں آیت السیف کہلاتی ہے۔ ایسی تمام آیات کو منسوخ قرار دینا لازمی ہو گیا۔ جن میں صاف صاف ان مسائل کی تردید پائی جاتی ہے۔ ناسخ و منسوخ کا مسئلہ کئی صدیوں تک ان علماء کے درمیان بڑا معرکہ کا مسئلہ بنا رہا ہے۔ اور ہر آیت جو ان علماء کے تشددی نظریات کو ذرا بھی ٹھیس پہنچا سکتی تھیں۔ اس کو درایت سے روایت سے الغرض جس طرح بھی ہو سکا منسوخ کر دیا۔ تاکہ اپنے مظنونہ تصورات و نظریات کے راستہ میں اللہ تعالٰے کے کلام کی روک ہٹ جائے۔ چنانچہ ان علماء نے شریعت اسلامیہ میں اپنی خواہشات کے مطابق ایسی بڑی بڑی اور بنیادی تبدیلیاں کر دیں اور ان کی اشاعت اتنے وسیع پیمانہ پر کی۔ کہ علمائے حق کو بھی ان کی پراگندہ کن ذہنی آلائش سے اپنا دامن بچانا مشکل ہو گیا۔ اور وہ بھی بظاہر ایک حد تک اس پروپیگنڈا سے متاثر رہے۔ جس سے علمائے سوء کو بہت تقویت پہونچی۔ اور اب تو وہ گویا امت مسلمہ کی ذہنیت میں ہی جاگزین ہو چکی ہے۔

فی زمانہ سب سے پہلے بطور عقیدہ کے مسیح موعود علیہ السلام نے ناسخ و منسوخ کے مسئلہ کی قلعی کھولی اور بڑی تحدی سے اعلان کیا کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی قیامت تک نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور نہ زیادہ حتیٰ کہ زیر و زبر بھی تبدیل نہیں ہو سکتی۔ اور کسی آیت کا منسوخ قرار دینا محض علمائے سوء کی اختراع ہے۔ اس کو اسلامی شریعت سے قطعاً کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ اس بے باکانہ اعلان کا اثر یہ ہوا کہ اب کسی عالم کہلانے والے شخص کو اتنی جرأت نہیں ہے۔ کہ وہ علی الاعلان قرآن کریم کی کسی آیت تو کیا کسی لفظ بلکہ حرف اور زیر و زبر کو بھی منسوخ کہہ سکے۔ اب تمام علماء بلا امتیاز یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ قرآن کریم کی کوئی آیہ کریمہ کسی دوسری آیت یا حدیث نبوی سے منسوخ نہیں ہوئی۔ مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اعجاز ہے۔ کہ حالانکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تک کم سے کم پانچ آیات کی تنسیخ کے قائل تھے۔ آج ایک بھی اسلامی کہلانے والا مفتی یا عالم یہ جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ تحریراً یا تقریراً ناسخ و منسوخ کے عقیدہ کا اظہار کرے۔ اور اب بظاہر تمام علماء کے نزدیک یہ فیصلہ شدہ امر ہو گیا ہے۔ کہ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔

اس کے باوجود ہمیں یہ حقیقت نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ صدیوں تک جو ذہنیت اس عقیدہ کے زیر اثر مسلمانوں کی نشوونما پاتی رہی ہے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلان اور اس کے مقبول ہونے کی وجہ سے فوری طور پر بدل نہیں سکتی تھی۔ جب تک دل و دماغ میں کسی خاص مؤثر کی وجہ سے فوری تبدیلی نہ ہو باوجودیکہ ایک عقیدہ عقلاً غلط بھی ثابت ہو چکا ہو مگر کے ساتھ کچھ مدت تک چسپاں رہتا جاتا ہے۔ اور انسان غیر معلوم طور پر اسی پرانے طریق پر سوچنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔

علمائے نے بے شک ناسخ و منسوخ کے متعلق عقیدہ بدل لیا ہے۔ لیکن جو فتنہ اس غلط عقیدہ کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے۔ یہ علمائے اس فتنہ کو عقیدہ کی اس تبدیلی کے ساتھ فوری طور پر نہیں بدل سکے۔ اور ان نتائج کو غیر معلوم طور پر صحیح تسلیم کر رہے ہیں۔ جو اس غلط عقیدہ کے زیر اثر گزشتہ علماء نے نکالے تھے۔ اب جبکہ قرآن کریم کے فہم سے یہ غیر فطری روک ہٹ گئی ہے چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ یہ علماء سیاق و سباق کے لحاظ سے ان آیات پر غور کرتے جو اس عقیدہ سے آزاد ہو چکی ہیں۔ اور زمانہ حال کے حالات کے مطابق ان کی توجیہات کرتے لیکن پچھلی محکم ذہنیت کے زیر اثر وہ الٹا ان آیات کی عجیب مضحکہ خیز تاویلیں کرنے لگے ہیں۔

مودودی صاحب نے جو دراصل اشتراکیت کے اس اصول سے بھی متاثر ہیں کہ پرولتاریہ کی بورژوا کے خلاف جنگ مدافعانہ جنگ ہے قرآن کریم کی دو اصطلاحوں معروف و منکر کے امتیاز سے ایک عجیب لطیفہ پیدا کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ لا اکراہ فی الدین کا یہ مطلب ہے کہ کسی فرد کو بالجبر اسلام میں داخل نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن دنیا سے فتنہ مٹانے کے لئے غیر مسلموں کی حکومت بالجبر چھیننا بھی منکر کے استیصال میں شامل ہے۔ یعنی ایک فرد پر تو اسلامی قانون ٹھونسنا حرام ہے۔ مگر ایک قوم یا ملک پر اسلامی قانون کی حکومت ٹھونسنا اسلام میں جائز ہے۔ گویا آپ کے خیال میں مرگ انبوہ جشنے دارد کا چنگیزی ماٹو دراصل اسلامی مسئلہ ہے۔ مودودی صاحب اسی قدیم ذہنیت سے مجبور ہیں۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ اشتراکی اور دیگر مغربی جبری تحریکوں نے آپ کی اسی ذہنیت کو ابھارنے اور عریاں کرنے میں مدد کی ہے جیسا سیاسی ماحول نے تقریباً یہی اثر دوسرے علماء کہلانے والے لوگوں پر بھی کیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسے علمائے ملک وہ اسلامی مملکت کے اصول بناتے ہیں جو اسلامی ملک کے لئے

چنیوٹ کے حلقہ انتخاب کے احمدی ووٹر مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دینگے

الفضل مورخہ ۲۴/۲/۵۱ کے صفحہ اول پر مکرم مرزا عزیز احمد صاحب کا ارسال کردہ ایک تار "چنیوٹ کے انتخابی حلقہ میں احمدی ووٹر مسلم لیگی امیدوار کو ووٹ دیں گے" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس تار کے ترجمہ میں جہاں ربوہ اور احمد نگر وغیرہ کے احمدی ووٹروں کا ذکر ہے وہاں چنیوٹ کا لفظ سہواً درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ جس سے غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا یہ تار دوبارہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

"احمدی ووٹران ربوہ (صدر مقام جماعت احمدیہ) اور چنیوٹ اور احمد نگر اور اس حلقہ کے دیگر مقامات نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ چنیوٹ کے حلقہ انتخاب میں مسلم لیگ کے امیدوار کی پوری پوری امداد کی جائے۔ مرزا عزیز احمد"

(خاکسار مرزا عزیز احمد ایم۔اے)

لاہور میں انتخاب نمائندگان شوریٰ کا اجلاس

احباب جماعت احمدیہ لاہور کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت کے نمائندگان کا اجلاس بروز اتوار مورخہ ۴ مارچ بوقت ۹ بجے صبح بمقام مسجد احمدیہ ہوگا۔ تمام احباب کی حاضری لازمی ہے۔ (امیر جماعت احمدیہ لاہور)

درخواست دعا

میرے والد بزرگوار چوہدری فضل الٰہی صاحب سخت بیمار ہیں کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ رشید احمد سنت نگر

حضرت پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم حکیم عبد الوہاب صاحب عمر)

حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب حضرت منشی احمد جان صاحب کے فرزند تھے۔ حضرت پیر احمد جان صاحب رضی اللہ نے جو لدھیانہ کے ایک مقتدر صاحب رویاء و کشوف بزرگ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل ۔ اپنی اولاد کو وصیت کی تھی۔ کہ اگر حضرت دعویٰ کریں۔ تو حضور کی بیعت کر لینا۔ چنانچہ اس وصیت کے ماتحت پیر احمد جان صاحب کی اولاد کو بیعت کی توفیق ملی۔

حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم اے نے مجھے بتایا کہ پہلے دن جب صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحبؓ نے بیعت کی درخواست کی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ کچھ توقف کریں۔ حضور کا منشاء یہ تھا۔ کہ حضرت منشی احمد جان کے مرید یکدم بیعت کی خبر سنکر سلسلہ سے بالکل دور نہ چلے جاویں۔ اسلئے حضرت پیر افتخار احمد صاحبؓ کی بیعت میں کچھ توقف ہو گیا۔ خدا تعالےٰ کے رجسٹر میں تو آپ کی بیعت اس دن درج ہو گئی مگر دنیا کے ظاہری رجسٹروں میں چند دن بعد درج ہوئی۔

حضرت پیر افتخار احمد صاحبؓ بہت لمبے قد کے آدمی تھے۔ چہرہ سے بزرگی اور متانت ٹپکتی تھی۔ ان کے ہم عصر انکا بہت احترام اور بہت ادب کرتے تھے۔ بات ہمیشہ خندہ پیشانی سے کرتے تھے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کا مکمل نمونہ تھے۔ میں نے انہیں کبھی غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا۔ چھوٹوں سے اس طرح ملتے تھے جیسے چھوٹے بڑوں سے۔ روپیہ پیسہ کی بالکل محبت نہ تھی۔ اردو فارسی اور معمولی انگریزی جانتے تھے اردو خط بہت عمدہ تھا۔ طبیعت میں غور و خوض کا مادہ تھا۔ بہت کم باتیں کرتے تھے۔ سوائے بعض ہم مذاق کے کسی سے زیادہ باتیں نہ کرتے تھے۔ چھوٹے بچوں سے بے تکلف باتیں کرتے تھے۔ ان سے مختلف سوالات کرتے اور پھر ان سوالوں کے جواب نہایت خوبی کے ساتھ شرح و بسط سے سمجھا دیتے تھے۔ بیوی اور بچوں پر کبھی سختی نہ کرتے تھے نہ کبھی کسی معاملہ میں ان سے باز پرس فرماتے نہ کبھی کوئی سخت کلمہ کہتے تھے۔ یہ ہی نہیں کہ کم سخن تھے بلکہ فضول اور لغو باتوں سے انہیں طبعی نفرت تھی تکلیف میں ہوتے ہوئے بھی کبھی کلمہ شکایت زبان پر نہ لاتے۔ جوان لڑکے فوت ہوئے کیا مجال کہ زبان سے اف نکل جائے یا تیور سے کسی قسم کے درد یا تکلیف کا اظہار ہو۔ بڑھاپے اور ضعف کی حالت میں بھی مسجد میں تشریف لاتے۔ آخری عمر میں زیادہ دیر تک بیٹھ نہ سکتے تھے۔ جماعت شروع ہونے سے قبل مسجد میں لیٹ جاتے اور باجماعت نماز کا انتظار کرتے۔

حضرت منشی احمد جان صاحب ایک عارف باللہ پیر تھے۔ ان کی وفات کے بعد پیر افتخار احمد صاحبؓ ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ آج کل کے پیروں کی طرح نہ تھے۔ تقویٰ طہارت التزام نماز میں اپنے سب مریدوں سے فائق تھے۔ جب احمدی ہوئے تو بعض مرید بھی اپنے پیر کے تقویٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا پاکر احمدیت میں داخل ہو گئے آپ کے ایک معتقد جناب منشی سراج الدین صاحب مرحوم سرہندی ثم کانپوری نے قادیان میں اپنا مکان رہائش کے لئے پیش کیا۔ حضرت پیر افتخار احمدؓ صاحبؓ بہت لمبا زمانہ اس مکان میں رہے۔ منشی صاحب کو کبھی خیال بھی نہیں آیا کہ مکان کا کرایہ پیر صاحب سے لینا چاہئے۔ آج ایسی نعمتیں بہت کم نظر آتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے بعد حضرت پیر صاحب نے حیرت انگیز طریقہ سے اپنے آپ کو پیری کی دلدل سے نکالا درحقیقت یہ ان کی زندگی کا بہت بڑا کارنامہ ہے وہ ذکر الٰہی میں اس طرح معروف رہتے تھے۔ کہ ان کی یہ حالت بالکل ابو تمام کے اس شعر کی مصداق تھی۔ ؎

ویصعد حتی یظن الوریٰ
بان لہ حاجۃ فی السماء

یعنی وہ ایسے شوق سے اوپر چڑھ رہا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اسکو آسمان پر کچھ کام ہے کسر نفسی کی تصویر تھے۔ آپ کو دیکھ کر پتہ لگتا تھا کہ حقیقت پسند لوگ نمائش سے کس قدر گریز کرتے ہیں۔ آپ روشن خیال تھے اور تعلیم جدید کے حامی تھے لیکن پرانی وضع کے پابند تھے خلق کی ہمدردی آپ کا شیوہ تھا۔ آپ کی زندگی فروتنی اور عجز و انکساری کی تصویر تھی۔ وہ انسان تھے۔ مگر فرشتہ صفت وہ فرشتہ تھے۔ مگر انسانی خصائص کے ساتھ

فارسی زبان

حضرت منشی احمد جان صاحب کے زمانہ تک فارسی زبان ہندوستان کے شرفاء کی علمی زبان تھی۔ حضرت منشی احمد جان صاحب کے تو گھر میں بھی فارسی بولی جاتی تھی۔ آپ کی سب اولاد فارسی جانتی تھی۔ بہن بھائی مل کر بیٹھتے۔ تو اکثر گفتگو فارسی میں ہوتی۔ گویا آپ کی مادری زبان فارسی تھی۔

میں نے سالہا سال حضرت پیر صاحب کو قریب سے دیکھا ہے۔ آپ ایک صاحب باطن ولی تھے۔ کبھی کسی کی برائی ان کی زبان سے نہیں سنی گئی۔

حضرت منشی احمدؐ جان صاحب

حضرت پیر افتخار احمدؐ صاحب کے والد حضرت منشی احمدؐ جان صاحب رضی اللہ عنہ ایک مشہور و معروف صاحب ارشاد صوفی تھے۔ آپ کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی زبان سے سنیئے۔ ۲۷ جون ۱۹۱۳ء کو حضور نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ جو الفضل مورخہ ۲ جولائی ۱۹۱۳ء میں درج ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالےٰ نے مجھ پر بڑے فضل کئے۔ پھر بھی ایسے موقعہ پر ناطہ دیا۔ کہ تم تعجب کرو۔ جموں کا رئیس بیمار تھا۔ اس نے بہت دعائیں کیں۔ کچھ فائدہ نہ ہوا۔ تو فقراء کی طرف متوجہ ہوا۔ جب ہندو فقراء سے فائدہ نہ ہوا۔ تو مسلمان فقراء کی طرف توجہ کی اور ان سب فقراء کو بڑا روپیہ دیا۔ میرا ایک دوست جو اس روپے کے خرچ کا افسر تھا۔ اس نے ذکر کیا۔ کہ تین لاکھ کا تو خرچ ہو چکا۔ اب ایک فقیر سنا ہے۔ جس کے بلانے کے لئے آدمی گیا ہے۔ اس کے لئے اتنے ہزار روپے تھے۔ مگر اس کا خط آیا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ میرا کام تو دعا کرنا ہے۔ دعا جیسی لدھیانہ میں ہو سکتی ہے۔ ویسی کشمیر میں۔ ہاں ایک بات ہے۔ اگر آپ کا رعایا سے اچھا سلوک نہیں۔ تو اس کے افراد بد دعائیں دے رہے ہوں گے۔ تو میں ایک دعا کرنے والا کیا کر سکتا ہوں۔ باقی رہے روپے۔ سو جب آپ نے فقیر سمجھا ہے۔ تو غنی نہیں ہو سکتا۔ اسی افسر نے کہا۔ کہ میں نے ایسا آدمی ہندوؤں میں دیکھا ہے۔ نہ مسلمانوں میں میں نے سردار صاحب سے کہا۔ ایسے آدمیوں کے ساتھ رشتہ ہو۔ تو پھر کیا بات ہے۔ سنو عبد الحی کی ماں اسی بزرگ کی بیٹی ہے۔ خدا تعالےٰ میری خواہش تو یوں پوری کرتا ہے۔ اب میں غیر کا محتاج بنوں۔ تو یہ عدل نہیں۔ میں نے نیکوں سے اخلاص کے ساتھ تعلق چاہا۔ تو خدا تعالےٰ کو بھی پسند آیا۔ ہمارے گھر میں باغ لگا دیا۔ فرط دیئے۔ عقلمند بھی دیئے۔ اس واسطے میں تمہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ تمہارا ہتھیار دعا ہو جائے۔“

حضرت عرفانی صاحب حیات احمدؐ جلد دوم نمبر دوم میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت منشی احمدؐ جان صاحب رضؓ ایک مشہور و معروف صاحب ارشاد صوفی تھے۔ ان کا تذکرہ ایک مبسوط اور ضخیم جداگانہ تالیف کا مقتضی ہے۔ اللہ تعالےٰ جسے چاہے گا۔ توفیق دے گا۔ اور وہ اس خدمت کو سرانجام دیگا۔ اس مقام کے حسب حال ان کا اس قدر تذکرہ کافی ہے۔ کہ وہ لدھیانہ میں عملی زندگی کے لحاظ سے ایک نمایاں شہرت رکھتے تھے۔ ان کے مریدوں کا سلسلہ بھی بہت وسیع تھا۔ عام طور پر وہ ایسے صوفیوں میں سے نہ تھے۔ جو مختلف قسم کی بدعات اور منہیات شرعیہ میں مبتلا ہو کر اسے بھی اپنے تصوف و کمال کا شعبہ قرار دیتے رہتے ہیں۔ بلکہ وہ ایک باعمل متبع سنت بزرگ تھے۔ اہل بدعت سے ہمیشہ متنفر رہتے تھے۔ اور احکام شرعیہ کی پابندی اور ان پر عمل ضروری سمجھتے تھے۔ نعت گوئی کا بھی ایک خاص شوق تھا شہر پر تخلص کرتے تھے ایک شعر اس وقت یاد آ گیا۔ ؎

نبی کی نعت لکھیں گے شہیر ایک اور بھی ہم تو
بڑی راتیں ہیں جاڑوں کی بھلا کرتے ہیں کیا بیٹھے

ابتدائی سلوک کی منزلیں ضلع گورداسپور ہی کے ایک مقام رتڑ چھتڑ میں طے کی تھیں۔ اور انکی تکمیل بھی گورداسپور ہی کے ضلع میں حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر ہوئی۔ ان کا تذکرہ ایک مبسوط اور جداگانہ تالیف کا مقتضی ہے۔ وہ علم توجہ میں بہت بڑے ماہر تھے۔ اس فن پر طب روحانی اور علم توجہ کے نام سے آپ نے ایک سلسلہ تالیفات شروع کیا تھا۔ لیکن روحانی طبیب کی پہلی جلد کے بعد جب حضرت اقدس کی مشہور کتاب براہین احمدیہ شائع ہوئی تو اس کی عدم ضرورت کا اعلان کیا۔ آپ کا سارا خاندان بیعت میں داخل ہو گیا۔ آپ کے دونو صاحبزادے حضرت پیر افتخار احمدؐ صاحب اور صاحبزادہ پیر منظور محمدؐ صاحب ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔

صاحبزادہ پیر افتخار احمدؐ صاحب کو حضرت کے حضور رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہ آپ کے صیغہ ڈاک میں کام کرتے تھے۔ اور صاحبزادہ پیر منظور محمدؐ صاحب کو بھی قرب کی دولت عطا ہوئی۔ وہ آپ کی تصنیفات کی کتابت کرتے تھے۔ اور بعض صاحبزادگان کی تعلیم قرآن کا شرف بھی آپ کو ملا۔ اور اسی سلسلہ تعلیم میں وہ قرآن مجید کے جدید رسم الخط اور قاعدہ یسرنا القرآن کے موجد ہو گئے۔

آپ کی صاحبزادیوں میں ایک صغریٰ بیگم کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی زوجیت میں آنے کا شرف عطا ہوا۔ حضرت منشی احمدؐ جان صاحب رضی اللہ عنہ کی بیوی بھی نہایت شب بیدار خاتون تھیں۔ اور ان کی زندگی کا آخری حصہ قادیان ہی میں گذرا۔ اور اسی سرزمین میں ان کا مزار ہے۔ باقی

تعلیم الاسلام کالج کا نووکیشن

تعلیم الاسلام کالج میں جلسہ تقسیم اسناد انشاء اللہ العزیز ۴ مارچ ۱۹۵۱ء کو تین بجے بعد دوپہر کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ ۱۹۵۰ء کے بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کے امتحانات میں اس کالج سے کامیاب ہونے والے طلباء ۳ مارچ کو تین بجے بعد دوپہر کالج میں پہنچ جائیں تاکہ بازسرائی (ریہرسل) میں شریک ہو سکیں۔ اپنے ہمراہ گون اور ہوڈ لیتے آویں۔ (پرنسپل)

فالتو روپیہ کس طرح محفوظ کیا جائے؟

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت احمدیہ کے اس روپیہ کے لئے جسے فوری طور پر وہ استعمال نہ کرنا چاہیں۔ یا پس انداز کرنے کے لئے ہو کہ خاص ضرورت پر کام آئے۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک ذریعہ ایسا بھی ہے کہ احباب کا روپیہ نہ یہ کہ صرف محفوظ رہے۔ بلکہ انہیں کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا رہے

۱۔ پہلا ذریعہ یہ ہے کہ دفتر محاسب میں ایک صیغہ قائم کیا ہوا ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے۔ اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو اور اپنی ضرورت کے لئے روپیہ طلب کرے۔ تو یہ صیغہ صدر انجمن کے خرچ پر بذریعہ منی آرڈر/بیمہ امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دے گا

۲۔ صیغہ امانت میں ایک مد غیر تابع مرضی قائم ہوئی ہے۔ اس میں جب کوئی فرد اپنا روپیہ رکھواتا ہے۔ تو اسے اجازت نہیں ہوتی کہ ایکماہ کے نوٹس کے کم عرصہ میں رقم برآمد کروا سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو افراد روپیہ بچانا چاہیں۔ لیکن معمولی ضرورت پر روپیہ برآمد کرا لیتے ہیں۔ آسانی سے یکدم روپیہ نہ لے سکینگے۔ اور وہ روپیہ خاص ضرورت پر صرف ہو سکیگا۔ اور اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں۔ کیونکہ اس روپیہ کو صدر انجمن احمدیہ بھی بوقت ضرورت استعمال کر سکتی ہے۔ اس رقم کے واپس بھجوانے کے متعلق یہی طریق ہے۔ اگر کوئی فرد ربوہ سے باہر روپیہ طلب کرے تو صدر انجمن احمدیہ کے خرچ پر روپیہ بھجوا دیا جائے گا۔

۳۔ تیسرا ذریعہ یہ ہے کہ احباب جماعت سے روپیہ لیکر اس کے عوض مناسب جائداد رہن لی جاتی ہے۔ اور جو کرایہ اس جائداد مرہونہ کا آتا ہے وہ اس شخص کو دیا جاتا ہے جسکی رقوم ہوتی ہے اس طریقہ سے روپیہ محفوظ رہتا ہے۔ سالانہ منافع بھی ملتا ہے۔ اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں:

۱۔ رقم کم از کم ایکہزار روپیہ ہو۔ جو سال کے اندر واپس نہیں کی جائیگی جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس بموجب شرط ۴ دیا جانا ضروری ہوگا۔ جو اصل میعاد کے ساتھ ختم ہوگا (۲) رقوم کے عوض عموماً اس قدر جائداد غیر منقولہ رہن کی جائیگی۔ جس کی قیمت زر رہن سے دوچند ہو یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زر قرضہ سے دوچند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو (۳) رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن احمدیہ کے قبضہ میں رہنے دیا جائے تو دو ہزار روپیہ کی جائداد پر پچاس روپیہ سالانہ کرایہ یا زر ٹھیکہ ادا ہوگا اور جائداد کم از کم ایکہزار روپیہ پر رہن رکھی جائے گی (۴) رقم کی واپسی کیلئے فریقین کے لئے مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دیا جانا ضروری ہے۔

(الف) ایک ہزار روپیہ تک کی رقم کے لئے ایک ماہ کا نوٹس

(ب) ایک ہزار سے زائد دو ہزار تک کیلئے دو ماہ کا نوٹس

(ج) دو ہزار سے زائد کے لئے تین ماہ کا نوٹس

(د) زر ٹھیکہ اس تاریخ سے شمار ہوگا۔ جس تاریخ کو نفع مند کام پر لگایا جائے

نظارت بیت المال

چندہ تعمیر مسجد ربوہ سو فیصدی پورا کرنیوالوں کی فہرست

ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل احباب نے وعدہ چندہ تعمیر مسجد ربوہ سو فیصدی پورا کر دیا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء جن احباب نے ابھی تک وعدہ پورا نہیں کیا۔ وہ اپنے وعدہ کو جلد از جلد پورا کرنیکی کوشش فرمائیں۔

ناظر بیت المال

۱۔ ملک غلام فرید صاحب ۸ ٹمپل روڈ لاہور　۵۱—۰—۰
۲۔ مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون 〃　۱۰—۰—۰
۳۔ حکیم عبداللطیف صاحب شاہد گوالمنڈی مین بازار ۱۳ لاہور　۱۱—۰—۰
۴۔ قریشی عبدالغنی صاحب کلرک فزیشن ڈیپارٹمنٹ محلہ رام نگر لاہور　۱۰—۰—۰
۵۔ محمد احمد صاحب پانی پتی لاہور　۵—۰—۰
۶۔ خورشید بیگم صاحبہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر 〃　۵۵—۰—۰
۷۔ فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج 〃　۱۷۶—۸—۰
۸۔ محمد شریف صاحب جاوید بی۔ایس۔سی سٹوڈنٹ کالج لاہور　۲—۰—۰
۹۔ عبدالحکیم صاحب میکلوڈ روڈ لاہور　۵۰—۰—۰
۱۰۔ محمد طفیل صاحب کرشن نگر لاہور　۴—۰—۰
۱۱۔ چوہدری فتح محمد صاحب بمع والدین 〃　۱۵—۰—۰
۱۲۔ محمد احمد صاحب حلقہ کرشن نگر 〃　۵—۰—۰
۱۳۔ شیخ عبداللہ صاحب 〃 〃　۲—۰—۰
۱۴۔ سید ظہور احمد شاہ صاحب پروفیسر وٹرنری کالج لاہور　۱۰—۰—۰
۱۵۔ میاں جان محمد صاحب محلہ رام نگر کرشن نگر 〃　۲۰—۰—۰
۱۶۔ چوہدری وحید الدین احمد صاحب 〃 〃　۱۰—۰—۰
۱۷۔ چوہدری محمد اسمعیل صاحب 〃 〃　۱—۰—۰
۱۸۔ چوہدری عبدالجلیل صاحب عشر بمعہ اہل و عیال 〃 〃　۱۰—۰—۰
۱۹۔ بشیر احمد ساہی صاحب 〃 〃　۳—۰—۰
۲۰۔ سعید احمد صاحب 〃 〃　۱—۰—۰
۲۱۔ چوہدری محمد احمد صاحب کرشن نگر لاہور　۵—۰—۰
۲۲۔ چوہدری سردار خاں صاحب 〃 〃　۵—۰—۰
۲۳۔ سعد محمد صاحب سنت نگر 〃　۲—۰—۰
۲۴۔ رشید احمد صاحب مہاسبھ کرشن نگر لاہور　۵—۰—۰
۲۵۔ شیخ عبید اللہ صاحب 〃 〃　۲۲—۰—۰
۲۶۔ میاں محمد رمضان صاحب دو بیوالہ 〃 〃　۱۰—۰—۰
۲۷۔ میاں اللہ دتا صاحب۔ پان فروش رتن باغ 〃　۲۰—۰—۰
۲۸۔ چودھری اللہ میر صاحب ساکن مزار 〃　۱۰—۰—۰
۲۹۔ بلال احمد صاحب ۸۰ اچھرہ 〃　۵—۰—۰
۳۰۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب و رحمت اللہ صاحب لنڈا بازار 〃　۵۰—۰—۰
۳۱۔ چوہدری اسداللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور　۵۲۱—۰—۰
۳۲۔ مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب 〃　۳—۰—۰
۳۳۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب L.C.P.S ۴ نکلسن روڈ لاہور　۷—۰—۰
۳۴۔ شیخ عبدالکریم صاحب عطار فلیمنگ روڈ لاہور　۵—۰—۰
۳۵۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ ایم۔اے بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لاہور　۵—۰—۰
۳۶۔ نورالحق صاحب۔ انچارج۔ ایم۔ این سنڈیکیٹ لاہور　۵—۰—۰
۳۷۔ ملک فتح محمد صاحب احمدیہ سنڈیکیٹ 〃　۶—۸—۰
۳۸۔ سید محمد یونس صاحب حلقہ مسجد فضل قادیان حال 〃　۴—۰—۰

مفتی اعظم فلسطین لاہور پہنچ گئے

لاہور یکم مارچ۔ آج مفتی اعظم فلسطین الحاج سید امین الحسینی بذریعہ ٹرین لاہور پہنچے۔ فلسطین کے اس بطل حریت کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا جب گاڑی پلیٹ فارم پر آئی تو فضاء "پاکستان زندہ باد" اور "سرزمین فلسطین زندہ باد" کے نعروں سے گونج اٹھی۔

مفتی اعظم کا اعلیٰ حکام اور سیاسی کارکنوں سے تعارف کرایا گیا۔ جس کے بعد انہیں گورنمنٹ ہاؤس لایا گیا۔ جہاں وہ قیام کریں گے۔

شام میں کاغذ سازی کا کارخانہ

دمشق۔ یکم مارچ۔ شامی حکام دور اقتصادی حلقے ملک میں کاغذ سازی کے کارخانہ کے قیام کے متعلق سوچ رہے ہیں۔

ابتدائی اقدام کے طور پر وزارت زراعت نے دریائے فرات کے ساحل پر پیدا ہونے والے بعض درختوں کے نمونے فرانسیسی ماہرین کو یہ جانچنے کے لئے روانہ کیا ہے کہ آیا کاغذ بنانے کے یہ کام آسکتے ہیں یا نہیں۔ (دلسٹار)

عراقی کھجوروں کی برآمد میں اضافہ

بغداد یکم مارچ۔ موجودہ فصل کے شروع سے اب تک گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلہ میں عراقی کھجوروں کی برآمد میں ۹۳۸۷ ٹن کا اضافہ ہوا ہے۔

اس فصل کے ابتداء سے فروری کے وسط تک برآمد ۰۲، ۵۹، ۱ ٹن ہو گیا گذشتہ سال اس عرصہ میں ۳۱۵، ۱۶، ۱ ٹن برآمد ہوئی تھی۔ (دلسٹار)

قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں
وی پی کا انتظار نہ کریں
اس میں آپ کو فائدہ ہے
(مینیجر)

ہندوستان کے بجٹ میں ۵ کروڑ ۴۵ لاکھ روپے کا خسارہ

نئی دہلی ۲۸ فروری:- آج ہندوستانی وزیر خزانہ نے پارلیمنٹ میں یکم اپریل سے شروع ہونے والے مالی سال کے لئے بجٹ پیش کر دیا۔ وزیر خزانہ مسٹر دیش مکھ نے بجٹ میں ۵ کروڑ ۴۵ لاکھ روپے کے خسارہ کا اعلان کیا ہے۔ جو ۴۱ لاکھ پچاس ہزار سٹرلنگ کے برابر ہوگا۔ بجٹ کے مطابق ہندوستانی دفاع پر تقریباً ڈیڑھ ارب روپیہ صرف کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں اخراجات کو پورا کرنے کی غرض سے نئے ٹیکسوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

کارپوریشن ٹیکس بڑھا دیا جائے گا۔ انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی شرحوں پر پانچ فی صدی "سرچارج" وصول کیا جائے گا۔ درآمد کئے جانے والے سامان کے "سرچارج" میں پانچ فی صدی اضافہ ہوگا۔ مونگ پھلی کی برآمد پر ۸۰ روپے فی ٹن کے حساب سے ڈیوٹی وصول کی جائے گی۔ شراب۔ بیئر۔ سپرٹ اور عطریات وغیرہ پر درآمدی ڈیوٹی سو کی بجائے ڈیڑھ سو فی صدی لگا کرے گی۔ پٹرول کی ایکسائز ڈیوٹی میں پانچ فی صدی اضافہ ہو جائے گا باہر جانے والی سیاہ مرچ کی ڈیوٹی بھی بڑھا دی گئی ہے تمباکو کی شرح محصول ڈیٹرفٹ میں ردوبدل سے ۹ لاکھ ۵۰ ہزار سٹرلنگ وصول ہوں گے۔ درمیانہ اور اعلیٰ درجہ کے سوتی کپڑے کی برآمدی محصول بھی بڑھا دیا جائے گا۔

مجموعی طور پر ٹیکس کی تجویزوں سے دو کروڑ ۳۳ لاکھ ۷۰ ہزار سٹرلنگ وصول ہوں گے۔ ہندوستان کے بجٹ میں ۵ کروڑ ۴۵ لاکھ روپے کا خسارہ نئے ٹیکسوں کے بعد بالآخر ۵۳ کروڑ ۳ لاکھ روپے کی بچت میں تبدیل ہو جائے گا۔ نئے ٹیکسوں کو شامل کرنے کے بعد مجموعی آمدنی ۴ ارب ایک کروڑ اور خرچ ۳ ارب ۱۴ کروڑ ۷۵ ہوگا۔

لاہور میں پاکستانی کابینہ کا اجلاس

لاہور ۲۸ فروری آج نماز مغرب کے بعد پاکستانی کابینہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں تقریباً تمام وزراء نے شرکت کی معلوم ہوا ہے کہ دیگر اہم امور کے علاوہ حفاظتی کونسل میں کشمیر کے متعلق امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے پیش کردہ قرارداد کے متعلق پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو ہدایات بھیجنے کا مسئلہ بھی زیر غور آیا۔ کابینہ کا اجلاس کل بھی ہوگا۔

یاد رہے حفاظتی کونسل میں کشمیر کے متعلق امریکہ اور برطانیہ کی مشترکہ قرارداد زیر غور تھی مگر بھارتی اور پاکستانی نمائندوں کو ان کی حکومتوں کی طرف سے موصول نہ ہونے کی وجہ سے تھوڑے عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ ہندوستان کے تجارتی معاہدہ اور سیلز ٹیکس کے مسائل پر بھی غور کیا گیا۔

فارموسا کے قریب پُراسرار طیارہ بردار جہاز

ہانگ کانگ ۲۸ فروری:- قوم پرست چین نے فارموسا کے مغربی ساحل سے بیس میل کے فاصلہ پر ایک طیارہ بردار جہاز پر بمباری کی دھمکی کو ملتوی کر دیا ہے۔ یہ اقدام برطانیہ کی درخواست پر کیا گیا ہے تاکہ ہانگ کانگ سے جہاز [illegible] سامان لے جا سکیں۔ ایک برطانوی افسر نے [illegible]

عالم اسلام تقسیم کشمیر کو قبول نہیں کریگا

راولپنڈی ۲۸ فروری: شامی پارلیمان کے ڈپٹی سپیکر ڈاکٹر مصطفیٰ صباعی نے جو موتمر عالم اسلامی کی کانفرنس میں شامی مندوب کی حیثیت میں شریک ہوئے تھے کشمیر کے متعلق حالیہ اینگلو امریکی قرارداد کی مذمت کی ہے۔

ڈاکٹر صباعی نے بھارت کے رویہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ عالم اسلام کوئی ایسی اسکیم قبول نہیں کرے گا جس میں ریاست کی تقسیم یا علاقائی ذرائع شماری کی کوئی تجویز پیش کی گئی ہو۔ آپ نے کہا شام ایسی ہر تجویز کی مخالفت اسی طرح کرے گا جس طرح وہ فلسطین کی تقسیم کی کرتا رہا ہے۔

اقتصادی کمیشن کے اجلاس میں روسی قرارداد

لاہور ۲۸ فروری آج لاہور میں مجلس اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ایشیا اور مشرق بعید کے اجلاس میں روسی نمائندہ نے کومن ٹانگ چین جنوبی کوریا اور ویٹ نام کے نمائندوں کی غیر نمائندہ حیثیت پر اعتراض کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ان نمائندوں کو کمیشن کی رکنیت سے خارج کر کے کمیونسٹ چین۔ شمالی کوریا اور ویٹ نام کی جمہوری حکومت کے نمائندوں کو کمیشن کی کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔ روسی نمائندہ نے اس مقصد کے لئے دو تحریکیں پیش کیں۔ کومن ٹانگ چین کے نمائندہ کے متعلق تحریک بحث کے بعد کثرت رائے سے خلاف قاعدہ قرار دے دی گئی۔ اور ویٹ نام کے نمائندہ کے متعلق پیش کردہ تحریک پر مختصر سی بحث ہوئی۔ جس کے بعد اس مسئلہ کو کل صبح کے اجلاس تک ملتوی کر دیا گیا

سرحد اسمبلی توڑ دی جائیگی

پشاور ۲۸ فروری:- سرحد اسمبلی کا بجٹ سیشن کل یکم مارچ سے شروع ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں وزیر اعظم سرحد مسٹر عبدالقیوم جو وزیر مالیات بھی ہیں۔ ۱۹۵۱-۵۲ء کے متعلق میزانیہ پیش کریں گے مسلم لیگی وزارت کی طرف سے پیش ہونے والا یہ چوتھا اور آخری بجٹ ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ عام انتخابات کرانے کے لئے گورنر سرحد ۱۱ مارچ کو اسمبلی توڑ دیں گے۔ موجودہ اسمبلی کے ارکان کی تعداد پچاس ہے۔ اور ۱۹۴۶ء میں منتخب کئے گئے تھے اس کی پانچ برس کی میعاد ۱۱ مارچ کو ختم ہوتی ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات مسلم لیگی امیدواروں کی امداد کرے گی!

ضلع گجرات کے مندرجہ ذیل حلقہ انتخابات کے لئے جماعت ہائے احمدیہ متعلقہ نے باہمی مشورہ سے ذیل کے مسلم لیگی امیدواران اسمبلی کی امداد کا فیصلہ کیا ہے:-

نام حلقہ	نام امیدوار
(۱) تھانہ ڈنگہ	میاں فتح محمد صاحب آف کولیاں
(۲) تھانہ صدر و سٹی گجرات	چوہدری غلام رسول صاحب
(۳) تھانہ کھاریاں	چوہدری فضل الٰہی صاحب
(۴) تھانہ جلال پور جٹاں	چوہدری مہدی علی صاحب
(۵) تھانہ کڑیانوالہ	چوہدری اصغر علی صاحب
(۶) تھانہ لالہ موسیٰ	چوہدری محمد زمان صاحب
(۷) تھانہ پاہڑیانوالی	چوہدری غلام رسول صاحب آف چک کالیاں

(ملک عبدالرحمٰن خادم بی اے ایل ایل بی امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات

برطانیہ کو برآمد میں ایک کروڑ ۱۰ لاکھ پاونڈ کا اضافہ!

لندن یکم مارچ:- تجارتی بورڈ نے ابھی جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ گذشتہ سال پاکستان نے برطانیہ کو ۲۲،۶۰۸،۹۰۵،۲ پاونڈ کا سامان برآمد کیا۔ جو ۱۹۴۹ء کی مجموعی برآمد سے ۱۰،۰۰۰،۱۰۰ پاونڈ اور ۱۹۴۸ء کی برآمد سے ۳۵۰۰،۰۰۰،۰۰۰ پاونڈ زیادہ ہے۔

پاکستان نے برطانیہ کو خاص برآمدات۔ پٹ سن۔ اون۔ چائے اور کپاس (اسی ترتیب کے ساتھ) ہیں برطانیہ سے جو سامان جو بیشتر مصنوعات پر مشتمل تھا اس سال پاکستان بھیجا۔ اس کی قیمت ۴،۹،۲۴،۲۲۶ پاونڈ تھی۔ ۱۹۴۹ء میں ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ پاونڈ اور ۱۹۴۷ء میں ۱ کروڑ ۸۰ لاکھ پاونڈ پاکستان کو برآمد ہوئی تھی۔ برطانیہ سے پاکستان آنے والے خاص سامان سوتی کپڑے۔ گاڑیاں مشینری لوہے اور فولاد کی مصنوعات اور دوائیں ہیں۔

اس سال کے پہلے مہینے برطانیہ نے پاکستان سے صرف ۶،۸۷۸،۰۰۵ پاونڈ درآمد کی گئی تھی۔ لیکن پچھلے سال کے مقابلہ میں پاکستان کی برطانیہ کو دوسری برآمدات مقدار میں اضافہ ہوا۔

برطانیہ میں ٹیکس

لندن یکم مارچ: آئندہ مالی سال کے لئے جو یکم اپریل سے شروع ہوتا ہے۔ برطانیہ کے اخراجات اوسطاً ہر عورت مرد اور بچہ کے لئے فی کس ۸۶ پاونڈ ہوگا تین افراد کے گھرانے پر اوسط ٹیکس ۲۵۸ پاونڈ سالانہ یا ۵ پاونڈ ہفتہ وار ہوگا۔

بجٹ گذشتہ سال سے ۵۴۲،۰۰۰،۰۰۰ پاونڈ زیادہ ہوگا۔ اور دفاعی توسیع کے کاموں کے لئے غالباً ۳۰۰،۰۰۰،۰۰۰ پاونڈ کی مزید رقم بھی طلب کی جائے گی۔ مسلح افواج کے لئے ۱،۰۲۰،۶۰۰،۰۰۰،۱۰۰ پاونڈ کا تخمینہ لگایا گیا ہے

عمارتوں کو گرم کرنے کیلئے ایٹمی طاقت

لندن یکم مارچ: ہارویل کے ایٹمی تحقیقاتی مرکز کی عمارتوں کو چند مہینوں میں ایٹمی طاقت سے گرم کیا جائے گا۔ جو اس کی پیشگوئی ہے کہ ایسا وقت بھی آئے گا۔ جب گرمی پہنچانے کے لئے صرف یہی طریقہ استعمال کیا جائے گا۔

لیکن "ایٹمی عنصر" کے گرم کرنے کے طریقے ابھی بہت دور ہیں۔ سائنسدان ہارویل میں ایٹمی ایندھن استعمال کیا جائیگا۔ لیکن اس طریقہ کو روزمرہ کے استعمال میں لانے کے راستہ میں ابھی بہتیری مکینیکی مشکلات حائل ہیں (راسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴